اللہم العن صفوان بن امیہ قال فنزلت لیس لک من الامر شی او یتوب علیہم فتاب، علیہم فاسلموا فحسن اسلامہم - ترمذی کتاب التفسیر صفحہ ۴۸۹

اس روایت سے رسول صلعم کا عمل در بارہ لعنت دشمنان اسلام تو آپ کو معلوم ہو گیا۔ اب اسکا مقابلہ ابن طریق لعنت سے کریں کہ جس سنے کسی وقت مخلصی نہ ہوے نمازوں میں لعنت دعاؤں میں لعنت پانی پیتے لعنت مجالس میں لعنت۔ غرض کوئی کام لعنت کے بغیر نا تمام ہے سنہ ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا - (باقی دارد انشاءاللہ)

کیسی شیعہ تھی اماموں کے زمانے والے
کی وفا شیر خدا سے نہ حسنؓ سے ایفا

(ملخص از رسالہ شیخ الاولین مؤلفہ خاکسار راقم)

ہر امام کے پیروان کے مختصر حالات

۱- جناب علی علیہ السلام - آخر عمر میں لوگوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں "اے لوگو اجو لڑکوں اور عورتوں کی مانند عقل رکھتے ہو - کاش میں تم کو کبھی نہ دیکھتا اور نہ تم کو پہچانتا - میرے دل کو پیپ اور میرے سینے کو غصہ سے تم نے بھر دیا ہے اور تمنے سخت نافرمانی کی ہے میری رائے کو تمنے ضائع کر دیا!" حلیۃ المتقین مجلسی باب ۱۴ صفحہ ۱۳۶۱ وغیرہ

۲- امام حسن علیہ السلام فرماتے ہیں "مجھے فریب دیا جس طرح اپنے پہلے امام کو فریب دیا اور نہیں معلوم میرے بعد کس امام سے تم لوگ مقابلہ کرو گے" جلاء العیون اردو صفحہ ۳۱۲

(ب) ایک شخص امام حسن کی خدمت میں آیا اور کہا ہماری گردنوں کو آپنے ذلیل کیا - اور ہم شیعوں کو آپنے غلامان بنی امیہ بنا دیا حضرت نے فرمایا کیونکر ہ؟ اسنے کہا اسوجہ سے کہ خلافت آپنے معاویہ کو دیدی حضرت نے فرمایا - بخدا اسوگند میںنے کوئی یاور نہ پایا - اگر میں یاور پاتا - رات دن معاویہ سے جنگ کرتا - یہانتک کہ خدا میرے اور اس کے درمیان

حکم کرتا۔ لیکن میں نے اہل کوفہ کو پہچانا اور امتحان کیا اور جان لیا کہ یہ لوگ میرے کام نہیں آئینگے انکی زبانیں میرے ہمراہ اور دل بنی امیہ کے ساتھ ہیں"۔ جلاء العیون صفحہ ۳۳۶۔

۳۔ امام حسین علیہ السلام۔ جب امام حسنؑ نے انتقال فرمایا شیعیان عراق نے مستعد ہو کر ایک عریضہ امام حسینؑ کو لکھا کہ ہم معاویہ کو خلافت سے معزول کر کے آپ سے بیعت کرتے ہیں۔ جلاء العیون باب ۵ فصل ۱۲ صفحہ ۴۲۲۔

اسی پر اکتفا نہیں کی بلکہ امام حسینؑ کی خدمت میں جا پہنچے اور امام کو اور عوام کو معاویہ کے خلاف اکسانے کی تجویزیں کرتے۔ مقتل ابی مخنف صفحہ ۴۔ آخر معاویہ کی وفات پر امام کو متواتر ہزارہا خطوط لکھکر کوفہ بلا کر ہی چھوڑا۔ مگر بزدلوں نے حکومت کے خوف سے آخر اپنے عہد و پیمان کو پورا نہ کیا۔ حافظ شیرازنے کیا خوب فرمایا ہے ؎

از آب ہم مضائقہ کردند کوفیاں ✣ خوش داشتند حرمت مہمان کربلا

کربلا میں پہنچکر امام علیہ السلام نے اپنے کوفی شیعوں کے نام ایک خط لکھا ہی جس کا ابتدا یوں ہی۔ "ایں نامہ ایست از حسین بن علی علیہما السلام بسوے سلیمان بن صرد خزاعی و مسیب بن نجبہ و رفاعہ بن شداد و عبداللہ بن وال و جماعت مومنین"۔ واضح ہو کہ یہ ان شیعہ رؤسائے کوفہ کے نام ہیں جنھوں نے بڑے اصرار سے امام کو کوفہ تشریف فرما ہونے کے لئے ہزارہا شیعوں کی طرف سے خطوط لکھے تھے اور اب جبکہ آپ کربلا کے چٹیل میدان میں خیمہ زن ہو چکے ہیں۔ تو ان بیشمار جان نثاروں اور ہزاروں بلانے والوں میں سے کوئی بھی آپ کے استقبال یا دریافت حال یا ملال کو بھی نہیں حاضر ہوا۔ اس مایوسی اور انتہائی بیکسی کی حالت میں آپ نے مناسب سمجھا ہوگا کہ ان بزدل مجاہدین اور برائے نام مومنین کو کم از کم ایک خط تو ضرور ہی لکھا جائے چنانچہ ابتدا میں ان لوگوں کے نام لکھکر آگے خط کا مضمون ہے اس خط کا ایک فقرہ یہاں نقل کیا جاتا ہے ناظرین خوب غور سے مطالعہ فرمائیں "اگر شمارائے دیگر گون کنید و عہد بشکنید و حمل بیعت از گردن فرو نہید قسم بجان من کہ از شما شگفت نہ باشد چہ باپدر من علی و برادر من حسن و پسر عم من مسلم چنیں نہ کردید"۔ ناسخ التواریخ جلد ششم کتاب دوم صفحہ ۱۷۰۔ یعنے دعوت دے کر بلانے کے بعد

میرا ساتھ دینے میں) اگر تمہاری رائے کچھ اور ہو جائے اور اقرار توڑ دو۔ اور بیعت کا جوا گردن سے اتار دو تو قسم ہے کہ تم لوگوں پر کچھ تعجب نہیں ہوگا کیونکہ تم نے میرے باپ علی اور میرے بھائی حسنؑ اور میرے چچازاد بھائی مسلم کے ساتھ بھی تو ایسا ہی کیا ہے۔

۴۔ امام زین العابدین علیہ السلام۔ امام موصوف سے مروی ہے کہ بعد واقعہ شہادت امام حسین علیہ السلام سب لوگ مرتد ہو گئے سوائے پنج نفر کے۔ مجالس المومنین مجلس پنجم۔ ترجمہ یحییٰ بن ام الطویل صفحہ ۴۴۲

سلیمان بن صرد خزاعی امیر التوابین اور مختار ثقفی نے بلا اجازت امام مفترض الطاعۃ (امام زین العابدین) کے برخلاف ابن زیاد خروج کیا۔ بلکہ مختار نے امام برحق کو چھوڑ کر عبد اللہ بن زبیر کی اور پھر محمد بن حنفیہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کرتے اور آخرکار خود مدعی امامت و نبوت میں بیٹھا۔ دیکھو جلاء العیون باب حالات مختار و ملل و النحل شہرستانی صفحہ ۸۴)

امام زین العابدینؑ کے صاحبزادے زید شہید کو شیعوں نے اکسایا کہ بنی امیہ کے خلاف خروج فرمائیں۔ چنانچہ چالیس ہزار نے ان کے ہاتھ پر بیعت کر لی لیکن موقعہ پر جا کر صرف پانسو رہ گئے علامہ شوستری فرماتے ہیں "ازیں جہت غبار ملال بر حاشیہ خاطر عاطر زید نشست واز بیوفائی کوفیاں تعجب نمود"۔ مجالس المومنین مجلس ہشتم صفحہ ۳۶۰ مطبوعہ ایران۔

۵۔ امام محمد باقر علیہ السلام۔ ان کے ہمعصر شیعوں نے بھی آپ کو بغاوت کرنے پر آمادہ کیا تھا۔ صافی شرح کافی کتاب الحجۃ باب فی التحیۃ صفحہ ۱۱۱ مطبوعہ لکھنؤ۔ مگر انہوں نے اپنے محترم آباء و اجداد کے ساتھ انکی عین موقعہ پر پہلو تہی اور بے وفائی کو مدنظر رکھکر ان کے اصرار بیجا پر توجہ نہ فرمائی اور گوشہ خلوت کو نہ چھوڑا۔

اسی امر کی تائید میں ایک اور روایت بحار الانوار میں سے مختصراً نقل کی جاتی ہے محمد بن ابراہیم در کتاب الغیبتہ از علی بن احمد × × × روایت کردہ او گفتہ کہ از راہ واسطہ بعزم حج بیروں رفتم و بخدمت امام محمد باقر داخل شدم آنحضرت از من احوال مردم را پرسید گفتم کہ مردم انتظار تو میکشند ہرگاہ خروج میکنی مردم تابع تو میشوند۔ آنحضرت فرمود یا ابن عکاز (نام راوی) ترا مے بینم کہ بہ احمقاں گوش میدہی الخ۔ بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۹

پھر امام موصوف سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے اپنے شیعوں کو کہ اگر میں تم سے تین آدمی بھی ایسے پاؤں جو میری باتوں کو پوشیدہ رکھیں تو ان میں سے کوئی بات بھی پوشیدہ نہ رکھوں۔ اصول کافی کتاب الایمان والکفر باب فی قلۃ عدد المومنین صفحہ ۴۹۶

۶۔ امام **جعفر صادق** علیہ السلام۔ آپ کے معاصرین میں ایک جماعت شیعوں کی ایسی بھی تھی جو کہتی تھی کہ درحقیقت امام حسین شہید نہیں ہوئے بلکہ ان کی جگہ حنظلہ بن سعد الشامی شہید کیا گیا اور وہ عوام کی نظروں میں اسی طرح مقتول دکھائی دیئے جس طرح عیسےٰ علیہ السلام مصلوب دکھائی دیئے تھے۔ ناسخ التواریخ صفحہ ۳۱۰ و جلاء العیون صفحہ ۴۰۶

آپ کے شیعوں میں سے اکثر اوصاف امانت و صدق و وفا سے عاری تھے۔ اصول کافی صفحہ ۲۳۷ وغیرہ۔ جیسی آپ سے مروی ہے کہ فرمایا آپ نے کہ "مومن سرخ گندھک سے بھی زیادہ نایاب ہے"۔ عین الحیات اردو مطبوعہ لاہور صفحہ ۳۰۶

۷۔ امام **موسیٰ کاظم** علیہ السلام۔ مجالس المومنین میں کشی سے منقول ہے کہ امام موصوف فرمایا کرتے تھے کہ میں نے کسی ایک کو نہ پایا جو میری نصیحت کو قبول کرے اور میرے حکم کی اطاعت کرے بغیر عبداللہ بن یعفور کے مجالس المومنین مجلس پنجم صفحہ ۱۴۴

آپ کے شیعوں میں سے ایک شخص محمد بن بشیر ہوا ہے جس کی نسبت لکھا ہے محمد بن بشیر غال ملعون من اصحاب الکاظم وفی کشی احادیث کثیر فی ذمہ وخبثہ ولعنہ وقولہ بالتناسخ واباحتہ وطی الذکور۔ منتہی المقال مطبوعہ ایران صفحہ ۲۶۵

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی شہادت کا باعث بھی شیعہ ہوئے چنانچہ ایک حدیث کی شرح میں جو امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جس کسی نے ہماری بات کو فاش کیا۔ اسنے گویا ہمکو قتل کیا اور یہ قتل نادانستہ نہیں بلکہ قتل بالعمد ہے۔ شارح اصول کافی لکھتے ہیں "مراد این است کہ چوں نہی از افشا کردن راز باو رسیدہ ومخالفت کردہ تا باعث قتل امام حسین شدہ و باعث قتل امام موسیٰ کاظم علیہ السلام میشود۔ پس قتل عمد است۔ ترجمہ مراد اس سے یہ ہے کہ جب ایک شیعہ کو راز کے فاش کی ممانعت کا حکم دیا گیا اسنے اسکی مخالفت کردی جو کہ امام حسین علیہ السلام کے قتل کا باعث ہوا۔ اور اسی طرح امام موسیٰ کاظم علیہ السلام

کے قتل کا باعث بھی ہوگا۔

۸۔امام **رضا** علیہ السّلام ۔ آپ مشہور خلیفہ عباسی ماموں رشید کے بہنوئی تھے ماموں آپ کو یہانتک عزیز رکھتا تھا کہ اسنے ان کو ولیعہد بنایا اور بلکہ سکّہ رائج بھی آپ کے نام نامی پر جاری کیا۔ باغ فدک بھی ان کو واپس دے دیا تھا۔ ایسی ایسی عنایات و مراعات شاہی کو دیکھکر بعض لوگوں کی شورش پسند طبیعت کب نچلا بیٹھ سکتی تھی جھٹ آپکی خدمتمیں حاضر ہوکر مصر ہوئے کہ ہم آپکی نصرت کے لئے مستعد ہیں۔ امام مہدی ہونیکا دعوٰی کرکے بلاتامّل خروج فرمایئے دیکھو صافی شرح کافی کتاب الحجۃ باب فی الغیبۃ صفحہ ۴۱۱۔ لیکن معلوم ہوتا ہی کہ آپ ان برائے تام شیعیان اہلبیت کرامؑ غداریوں اور جلد بازیوں سے بخوبی واقف تھی جیسے کہ ذیل کی روایت سے ظاہر ہوتا ہے:۔

ملا باقر مجلسی حیات القلوب میں بسند معتبر روایت لکھتے ہیں۔ کہ ایک گروہ امام رضا علیہ السلام کے دروازے پر حاضر ہُوا۔ اور عرض کیا کہ ہم شیعیان علی علیہ السلام میں سے ہیں آپ نے دیر تک ان کو باریاب ہونے کی اجازت نہ دی جب اجازت بخشی تو انہوں نے شکایت کی کہ ہم مخلصین کو اتنی دیر تک روکا گیا۔ آپ نے فرمایا تم کو کسطرح نہ روکوں کہ جھوٹے ادعا کرتے ہو کہ ہم شیعیان امیر المومنینؑ ہیں۔ حالانکہ آنحضرتؑ کا شیعہ کوئی نہیں ہُوا سوائے حسنؑ و حسینؑ و سلمانؑ و ابوذرؑ و مقدادؑ و عمارؑ و محمد بن ابی بکر جنھوں نے حضرت کے کسی حکم کی مخالفت نہیں کی جس پر کہ ان کو مقرر کیا گیا تھا۔ حیات القلوب جلد ۲ صفحہ ۵۹۳

پھر امام موصوف سے ایک روایت میں آیا ہے کہ اگر میں اپنے شیعوں کی چھان بین کروں تو ان میں صرف تعریفیں کرنے والے نکلیں۔ اگر میں انکا امتحان کروں تو مرتد ہی مرتد پاؤں اگر کھوٹے کھرے الگ کرنے بیٹھوں تو ہزار میں سے ایک بھی خالص نہ نکلے۔ اگر میں چھلنی کی طرح انکو چھانوں تو کچھ بھی باقی نہ بچے مگر وہی جو میرا ہو۔ ہمیشہ مسند پر بیٹھے ہوئے کہتے ہیں کہ ہم ہیں شیعہ علی مگر اصل شیعہ علی وہی ہے۔ جس کا فعل اسکے قول کی تصدیق کرے۔ دیکھو کتاب الروضہ فروع کافی صفحہ ۱۰۷

۹۔امام **محمد تقی** علیہ السلام ۔ رجعت پسند شیعوں نے ان کو بھی آمادہ بغاوت

کرنے میں کوتاہی نہیں کی جیسے کہ روایت ذیل سے پتہ چلتا ہے عن عبد العظیم بن عبد اللہ الحسنی قال قلت لمحمد بن علی بن موسیٰ علیہم السلام - انی لارجوا ان تکون القائم من اھلبیت محمد الذی یملاء الارض قسطا و عدلا کما ملئت جورا و ظلماً - اکمال الدین و اتمام النعمۃ باب ۳۶ صفحہ ۲۱۳ مطبوعہ ایران (ترجمہ) عبد العظیم بن عبد اللہ حسنی سے مروی ہے کہ کہا کہ مینے عرض کی محمد بن علی بن موسیٰ علیہم السلام سے کہ اغلب ہے کہ آپ ہی اہلبیت محمد صلعم کے مہدی ہوں - وہ جو کہ زمین کو انصاف و عدل سے بھر دیگا جس طرح کہ وہ ظلم اور ستم سے بھر چکی ہو گی -

۱۰ - امام **محمد تقی** علیہ السلام - آپ کے اصحاب میں سے ایک شخص ابو محمد شریعی ہوا ہے جس کی نسبت بحوالہ کتاب الغیبۃ شیخ طوسی لکھا ہے کہ یہ شخص پہلے اصحاب امام محمد تقی علیہ السلام سے تھا - اور پھر ان کے بعد امام حسن عسکری کے اصحاب میں سے یہ پہلا شخص ہے جس نے ایک ایسے مقام پر ممتاز ہونیکا ادعا کیا جس پر خدا نے اس کو مقرر نہیں کیا تھا اور نہ ہی وہ اس کے لائق و سزاوار تھا اور اس باب میں اسنے خدا پر اور اس کے اماموں پر جھوٹ باندھا اور ان کی طرف ایسی ایسی نالایق باتیں منسوب کیں جو ان کے شایان شان نہ تھیں - جس پر اور شیعوں نے اس پر لعنت کی اور تبرا کیا - اور امام کی طرف سے بھی اس پر لعن و تبرا کرنے کے بارے میں توقیع صادر ہوا - بعد اسکے بہت سے اقوال کفر و الحاد اسکی زبانی ظاہر ہوئے - بحار الانوار جلد ۱۳ باب بست و دوم صفحہ ۱۶۴

ایک اور شخص محمد بن نصیر نمیری کی بابت لکھا ہے کہ وہ بھی اصحاب امام موصوف سے تھا اسکا دعویٰ تھا کہ میں پیغمبر ہوں اور امام علی نقی نے مجھ کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے اور وہ مذہب تناسخ کا قائل تھا اور امام علی نقی کے حق میں غلو کر کے انکی خدائی اور ربوبیت کا قائل تھا - و میگفت کہ مواقعہ با محرمان جائز است و وطی مرداں بعضے بعض دیگر را حلال است و دریں باب احتمال چنیں داشت کہ اینگونہ معاملہ دو فائدہ دارد فائدہ در مفعول و آں فروتنی و تذلل است و فائدہ در فاعل و آں استلذاذ و عمل نحو اشتہا

ومیگفت کہ خدا تعالیٰ ہیچ کدام ازیں ہا حرام نہ فرمودہ و محمد بن موسیٰ بن حسن بن فرات اعانت او را مے نمود الخ صفحہ ۱۶۵

۱۱- امام حسن عسکری علیہ السلام - قبل ازیں نمبر ۱۰ میں ابو محمد شریعی کا حال مذکور ہو چکا ہے وہ حسب روایات بحار الانوار جلد ۱۳ کہ او از جملہ اصحاب امام علی النقی و بعد از او از اصحاب امام حسن عسکری بودہ (باب ۲۲ صفحہ ۱۶۴) بعد امام نقی علیہ السلام کے امام حسن عسکریؑ کے اصحاب میں بھی اسکو شرف شمولیت حاصل تھا۔

اسی طرح محمد بن نصیر کی بابت بھی لکھا ہے کہ وہ علاوہ از جملہ اصحاب امام نقی علیہ السلام ہونے کے از جملہ اصحاب امام حسن عسکری علیہ السلام تھا۔ بحار باب ۲۲ صفحہ ۱۶۴- اسکی بابت لکھا ہے کہ بعد وفات امام حسن عسکری ابی جعفر محمد بن عثمان کے رتبہ و مقام کا دعویدار بن بیٹھا۔ و گفت کہ من صاحب و نائب امام زمانم و مانند باب ہستم بسوئے آنحضرتؐ الخ یعنے کہا کہ میں امام زمان کے اصحاب میں سے ہوں اور ان کا نائب ہوں اور آنحضرت تک پہنچنے کے لئے بمنزلہ دروازہ کے ہوں اس سے پہلے شریعی مذکور نے ایسا دعوٰے بیجا کیا تھا اور اسکے پیچھے اس شخص نے کیا۔

امام حسن عسکریؑ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ۲۶۰ھ میں میرے شیعہ متفرق ہو جائینگے سو ایسا ہی ہؤا اور انہی میں سے آل جعفر بھی ہیں بعض حیرت زدہ ہو گئے اور بعض اپنے دین پر ثابت قدم ہے۔ عن ابی حاتم قال سمعت ابا محمد الحسن بن علی علیہم السّلام۔ یقول فی سنۃ مائتین و ستین تفرق شیعتی و انصار فمنہم من ال جعفر و منہم من باد و شنی و منہم من وقف علی تحیّرہ و منہم من تثبت علی دینہ بتوفیق اللہ عزّ و جلّ - اکمال الدین باب ۴۱ صفحہ ۲۲۸ مطبوعہ ایران

۱۲- امام محمد بن حسن عسکری علیہ السّلام - آپ شیعوں کے بارھویں امام ہیں آپکی پیدائش ۲۵۵ھ میں ہوئی اور شیعوں کے اعتقاد میں وہ ابتک کہ ۱۳۴۷ھ بھی ختم ہے زندہ ہیں اور غائب عن الانظار و حاضر فی الامصار ہیں۔ اس حساب سے آپ کی عمر قریباً گیارہ سو برس ہو چکی ہے۔ ان کے شیعوں کے حالات اگر لکھے جائیں۔ تو

ایک ضخیم کتاب بنجاتی ہے جس کی اس مختصر میں گنجائش نہیں لہٰذا نہایت اختصار کے ساتھ کچھ حالات لکھے جاتے ہیں:۔

ابو محمد شریعی اور محمد نصیر جو آپ کے والد بزرگوار اور جد امجد کے اصحاب میں سے تھے جن کا ذکر اوپر گذر چکا ہے علاوہ ان کے احمد بن ہلال اور محمد بن شلمغانی مشہور بہ ابی عزاقر وغیرہم ایسے ایسے لوگ ہو گزرے ہیں جنھوں نے اپنے امام زادے اور امام برحق کے اسرار کو فاش کیا اور بڑے بڑے ادعائے باطل کئے جنکے وہ ہرگز اہل نہ تھے۔

آل ابوطالب جو آپ کے قریبی رشتہ دار تھے آپکی ولادت کے ہی منکر نکلے دیکھو صافی شرح کافی باب مولد صاحب الزمان صفحہ ۳۸۔ پھر خود آپ کے حقیقی چچا جعفر برادر امام حسن عسکری علیہ السلام نے بھی آپکی مخالفت میں کوتاہی نہیں کی۔ اور اسواسطے اُنکو جعفر کذاب کا خطاب دیا گیا۔ ان ہی اندرونی و بیرونی مخالفتوں کی وجہ سے ڈر کر اور حقیقی جاں نثار نہ پاکر آپ غائب ہو گئے اور ابتک غائب ہیں اور سنگلاخ پہاڑوں اور لق ودق جنگلوں میں اقامت گزیں ہیں اور تقیہ سے زندگی کے ایام پورے کر رہے ہیں۔ بحار الانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۷۶۔ ۱۷۷

کوئی ایسی مجبوری ہے جس سے امام صاحب الزمان جیسا وجود ایسی انتہا درجہ کی تنہائی اور تلخ کامی کی زندگی بسر کر رہا ہے ورنہ ؎

بہار عمر ملاقات دوستداران است ٭ چہ حظ برد خضر از عمر جاوداں تنہا

جناب امیر المومنین علی علیہ السلام سے مروی ہے کہ غائب ہوگا صاحب الامر (امام مہدی) بسبب ظاہر ہونے ایک عذر کے واسطے اسکے کہ دلوں پر لوگوں کے ایک فتنہ ہوگا یہانتک کہ جو آدمیوں میں سب سے زیادہ قریب اسکا ہوگا وہ ہی اسکی عداوت میں سخت ہوگا"۔ بالفاظہٖ تفسیر عمدۃ البیان اردو سورہ توبہ زیر آیۃ ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ۔ مطبوعہ مطبع یوسفی دہلی صفحہ ۵۰۰

؎ من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم ٭ کہ بامن ہرچہ کرد آشنا کرد

ملا قزوینی شارح اصول کافی لکھتے ہیں۔ "منقول است کہ اگر عدد ایشاں بہ سیصد و سیزدہ کس باہیئت اجتماعی رسد امام ظاہر میشود۔ صافی شرح اصول کافی کتاب الحجۃ باب ہفتم صفحہ ۲۰۳ یعنی احادیث میں آیا ہے کہ اگر ایک وقت میں مخلص مومنین کی تعداد تین سو تیرہ تک ہو جائے

تو امام ظاہر ہو جائیں تعجب ہے کہ اس ہزار گیارہ سو برس کے عرصہ طویل و مدت مدید میں ایران و ہندوستان وغیرہ کے لاکھوں کروڑوں شیعوں میں آج صرف تین سو تیرہ کس مخلص مومنین کی تعداد بھی پوری نہیں ہو سکی۔

کہاں ہیں ہمارے معزز ایڈیٹر صاحب اصلاح جنھوں نے فرقہ شیعہ کی حمایت و ترقی کا بیڑا اٹھایا ہوا ہے اگر وہ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو وہ سو کام چھوڑ کر تین ۳۱۳ سو تیرہ مخلص شیعوں کی تعداد پوری کرنے کی کوشش کیوں نہیں کرتے جس سے امام صاحب العصر کی غیبت طولانی کا عذر دور اور ظہور جیسی نعمت سے دنیا بھر پور ہو جائے صدیوں کے خانہ برانداز جھگڑوں سے فریقین مخلصی پائیں مگر امید نہیں کہ ایڈیٹر صاحب میرے اس خیر خواہانہ مشورہ کو شرف قبولیت بخشیں کیونکہ ظاہر ہے کہ اگر شیعہ و سُنّی کے جھگڑے مٹ جائیں تو خریداری اصلاح میں کساد بازاری ہو جائے میں دوبارہ کہتا ہوں کہ اگر وہ سچ مچ حامی مذہب شیعہ ہیں اور صدق دل سے امام کے ظہور کے مشتاق تو بجائے تین سو تیرہ کے صرف تیرہ مخلصین کی جماعت ہی بہم پہنچا دیں اغلب ہے کہ امام ظہور فرمائینگے خوش قسمتی سے ایک معتبر روایت سے پتہ چل گیا ہے کہ تین سو مخلص تو پورے ہو چکے ہیں جیسے کہ ذیل کی روایت سے ظاہر ہے:-

امام مہدی کے فرزند دلبند سید شمس الدین کی زبانی راوی کہتا ہے کہ "و او مبن فرمود کہ دیدی عسکر را گفتم بلے فرمود کہ آیا شمردہ ایشاں را گفتم نہ۔ فرمود کہ عدد ایشاں سیصد ناصر است و سیزدہ ناصر دیگر باقی است وحضا تعجیل نماید فرج را" نجم ثاقب مطبوعہ ایران صفحہ ۲۱۴

در ذیل حکایت سی و ہفتم قصہ جزیرہ خضرا و بحر ابیض۔ کسقدر تعجب پر تعجب ہے کہ اسقدر عرصہ دراز میں نہ صرف ہندوستان و ایران بلکہ جزیرہ خضرا و بحر ابیض۔ کسقدر تعجب پر تعجب ہے کہ اس عرصہ دراز میں نہ صرف ہندوستان و ایران بلکہ جزیرہ خضرا و بحر ابیض اور شہر جابلسا و جابلقا وغیرہ کے ہزارہا و لکوکہا و کرورہا شیعوں میں سے تین سو تیرہ کس تو در کنار صرف تیرہ مخلص مومنین بھی نہیں نکل سکتے باایں ہمہ ایڈیٹر صاحب اصلاح جوش حمایت تشیع کی دھن میں فرماتے ہیں۔ کہ "دنیا جانتی ہے کہ وفا کا نام اگر دنیا میں قائم ہے تو شیعوں سے"۔ رسالہ اصلاح ماہ شوال ۱۳۳۴ھ۔ میں نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں۔ ایڈیٹر صاحب

ٹھنڈے دل سے خالی الذہن ہو کر سنیں اور جواب دیں کہ دنیا جانتی ہے یا نہیں مگر افسوس ہے کہ شیعوں کے امام قائم (ملقب مہدی) کو تو کم از کم ان کی وفاداری کا علم ہرگز نہیں۔ ورنہ وہ ضرور ظہور فرمادیتے۔ ایڈیٹر صاحب کے ادعائے بیجا کی تردید اور اپنے قول کی تائید میں ذیل میں ایک مستند اور مسلم الثبوت شیعہ فلاسفر و فاضل کا اجتہاد بھی قابل دید ہے فاضل مذکور امام کے بدستور غائب رہنے اور ظہور فرما کر اپنے فرض منصبی کو بجا نہ لانے کی توجیہ میں فرماتے ہیں :۔

"سبب غیبت از جانب امام نیست بنابر آنکہ معصوم است وواجب است براو ظہور وقیام بامر امامت واقامت شرائع۔ وترک واجب از معصوم ممتنع پس سبب غیبت امام از طرف رعیت باشد۔ بنابر عدم نصرت × × × واگر امام ظاہر باشد وکسے اطاعت او نکند ہیچ شک نیست کہ قدحے در لطف بودن امام حاصل شود × × × وکذلک غائب بودن امام ہرگاہ سبب غیبت امام خوف اعادی وعدم نصرت رعیت باشد ضررے بہ لطف بودن امام نتواند کرد چہ عدم نصرت دریں صورت بمنزلۂ عدم اطاعت است در آں صورت۔" رسالہ سرمایۂ ایمان ملا عبدالرزاق لاہجی مصنف گوہر مراد صفحہ ۱۰۵-۱۰۶ مطبوعہ بمبئی

اس سے امام کی عدم نصرت وعدم اطاعت کا الزام شیعوں پر روز روشن کی طرح ظاہر ہو گیا ہے نیز اس روایت میں غیبت کی دو وجہ یعنے دشمنوں کا خوف اور عدم نصرت رعیت بیان کی گئی ہیں لیکن ایک اور روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ امام کو اب دشمنوں کا خوف کچھ نہیں رہا امام صاحب کے فرزند دلبند سید شمس الدین سے راوی نے پوچھا ہے کہ ہماری علماء ایک حدیث امام صاحب کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ فرمایا آپ نے زمانہ غیبت کبری میں جو شخص ہماری ملاقات یا زیارت کا دعوی کرے وہ جھوٹا ہے تو انہوں نے فرمایا آنحضرت (امام مہدی) ایں سخن را فرمود۔ در آں زمان بسبب بسیاری دشمناں از اہلبیت وخویشاں خود وغیر ایشاں از فراعنہ زماں از خلفائے بنی عباس حتی آنکہ شیعیان در آں زماں یکدیگر را منع میکردند از ذکر کردن احوال او۔ واکنوں زمان طولانی گزیدہ است ودشمنان از وہ مایوس گردیدند" نجم ثاقب صفحہ ۲۱۵۔ سو دشمنوں کے خوف سے غائب رہنے کا عذر

تو اُٹھ چکا ہے۔ رہا دوسرا عذر سو اس بارہ میں میں حیران ہوں کہ شیعوں کے ادعائے وفا شعاری بحق ائمہ کو امر واقعہ کہوں یا امام معصوم کے صریح دستور العمل جو باوجود کروڑوں شیعہ کے موجود و مشتاق زیارت و مستعد نصرت ہونیکے غیبت کے حجاب کو دور نہیں فرماتے۔

شیعہ مدت مدید سے تارک تقیہ ہو چکے ہیں حالانکہ ظہور امام تک ان کو پابندی تقیہ اشد ضروری تھی جیسے کہ محقق ابن بابویہ نے لکھا ہے۔ "والتقیۃ واجبۃ لا یجوز ترکھا الیٰ ان یخرج القائم من ترکھا قبل خروجہ فقد خرج عن دین اللہ تعالیٰ وعن دین الائمۃ وخالف اللہ ورسولہ والائمۃ علیہم السلام" دیکھو رسالہ اعتقادیہ باب التقیہ و شرح ارشادیہ باب ۳۹ صفحہ ۲۳۲ مطبوعہ لکھنؤ۔

شیعوں نے سنی و شیعہ کی احادیث کو مخلوط کر کے کئی شیعوں کی روایات اہلسنت کی طرف سے مشہور کر دیں اور اہلسنت کی روایات شیعہ کی طرف سے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ فریقین میں روایات کی بنا پر جو تنازعے پیدا ہو گئے ہیں وہ انہی قدیم شیعوں کی مہربانی سے ہوئے ہیں اس ثبوت کے لئے دیکھو روائت ذیل کو:۔

"در مختار کشی از فضل بن شاذان روایت نمودہ کہ گفت پدرم سوال نمود کہ تو با بسیاری از مشائخ عامہ (اہلسنت) صحبت داشتی چگونہ حدیث از ایشاں نہ شنیدی گفت استماع حدیث از ایشاں کردہ ام۔ اما چوں بسیارے از اصحاب خود را دیدہ بودم کہ چوں استماع علم عامہ و علم خاصہ (شیعہ) کردند ہر دو را باہم مخلوط ساختند۔ تا آنکہ حدیث عامہ را از خاصہ روایت نمودند و حدیث خاصہ را از عامہ۔ پس کراہت داشتم کہ مرا نیز آں خلط و خبط دست دہد۔ ترک روایت حدیث عامہ نمودم و اقتصار بہ حدیث خاصہ کردم" بالفاظہ مجالس المومنین شوستری مجلس پنجم صفحہ ۱۷۸ مطبوعہ ایران

شیعوں نے اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم پر دنیا پرستی اور جاہ طلبی کے ناحق ناروا بہتان باندھے لیکن دیکھنا یہ تھا کہ اگر وہ بفرض محال جاہ طلب و دنیا پرست تھے تو اسکے ساتھ حمایت دین و اشاعت اسلام کی بھی خدمات بھی کس اعلیٰ پیمانہ پر ان کے دم قدم سے پوری ہوئیں لیکن ناظرین کو تعجب ہوگا یہ معلوم کر کے کہ تقریباً تمام ائمہ کے شیعوں کو مردار دنیا کا شوق غالب

رہا ہو اور اس مقصد کے پانے کے لئے ہمیشہ وہ قائم آل محمد کے ظہور کے منتظر رہے ہیں اور اب بھی ہیں چنانچہ لکھا ہے "کانوا دائماً مشتاقین الی دولت قائم آل محمد وہم علیہم یسلون خاطرہم حتی قیل ان الشیعۃ تربی بالامانی"۔ منتہی المقال مطبوعہ ایران صفحہ ۲۹ یعنی وہ ہمیشہ آل محمد کے قائم یعنی مہدی کے مشتاق رہے اور ائمہ اہلبیت ان کو تسلی دیتے رہتے تھے یہاں تک کہ ضرب المثل ہو گئی کہ شیعہ بامید قائم ہیں۔ اسی واسطے امام جعفر صادق علیہ السلام پہلے سے ہی شیعوں کی تین قسم بیان فرما گئے ہیں۔ چنانچہ فرمایا ہے کہ پہلا فرقہ وہ ہیں جو ہمکو اسلئے دوست رکھتے ہیں کہ امام قائم کا ظہور ہو۔ اور وہ ہماری بادشاہت میں شریک ہوں یعنے وہ ہمکو اسواسطے دوست رکھتے ہیں کہ ہماری سلطنت میں عیش کریں اور اچھی گذران کریں۔ پس اسلئے انہوں نے تشیع اور محبت کا اظہار کیا۔ اور ہماری باتوں کو محفوظ رکھا۔ لیکن ہمارے افعال میں کوتاہی کی یعنی فعل میں ہماری متابعت نہ کی۔ پس خدا جلدی ہی انکو دوزخ میں ڈالدیگا۔ دوسرا فرقہ وہ ہے جنھوں نے ہمکو دوست رکھا اور ہماری باتوں کو سُنا اور ہمارے افعال کے بجالانے میں بھی کوتاہی نہ کی یہ اسلئے تاکہ ہمارے وسیلہ سے لوگوں کا مال کھائیں۔ پس خدا ان کے شکموں کو جہنم کی آگ سے بھر دیگا اور ان پر بھوک پیاس کو مسلط کریگا۔ تیسرا فرقہ وہ ہے جنھوں نے ہم کو دوست رکھا اور ہمارے کلمات کو محفوظ رکھا اور ہمارے فرمان کی اطاعت کی اور مخالفت نہ کی ہمارے افعال میں۔ یعنی ان کے رفتار و کردار ہماری رفتار و کردار کے مطابق تھے۔ پس یہ گروہ ہم میں سے ہے اور ہم اس میں ہیں۔ کتاب لولو و مرجان صفحہ ۱۵؛

دنیا خوب جانتی ہے اور خود ائمہ کرام کے ارشادات متذکرہ بالا سے بھی ظاہر ہو چکا ہے کہ ہمارے ہمعصروں میں کتنے ہیں جو تیسری قسم کے مصداق ہیں۔

شیعہ مذہب میں بعد خدا اور رسول صلعم کے بارہ امام ہی مفترض الطاعۃ ہیں شیعوں پر انہی کی متابعت لازم ہے اور دینی امور میں جو کچھ ان کے احکام سے باہر ہے وہ بدعت ہے اور قیاس بدعت کی مذمت میں امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے۔ کل بدعۃ ضلالۃ وکل ضلالۃ فی النار۔ اصول کافی صفحہ ۳۲۔ قیاس کی مذمت میں فرمایا ہے۔ ان دین اللہ لا یصاب بالقیاس اصول کافی صفحہ ۳۳ وغیرہ وغیرہ۔

ذیل ہیں دو ایسے امر لکھے جاتے ہیں جو ائمہ کرام سے ثابت نہیں۔ لیکن شیعوں ہیں ایک عرصہ سے ہر دو امور لازمہ مذہب ہو چکے ہیں۔ جو علامات شیعوں کے ائمہ سے مروی ہیں۔ انکو تو نظر انداز کیا گیا ہی لیکن انہی دو امور کو شیعوں کی نمایاں خصوصیات میں شمار کیا جاتا ہی وہ کیا ہیں۔ اوّل علانیہ تبرا بازی بذریعہ زبان و تحریر کے۔ دوم عاشورہ محرم کی یادگار منانا۔ اور ان دونوں کا بانی و مبانی ایران کے خاندان دیلم کا جابر ممبر معزالدولہ دیلمی ہے جو خلیفہ مطیع عباس کا نام کو تو وزیر مگر بقول قاضی نوزالله شوسری امیر الامراء بلکہ خلیفۃ الخلفاء تھا سب سے پہلے اسی نے بغداد کی مساجد و دیگر عمارات کی دیواروں پر صحابہ رسول اور امیر معاویہ پر علانیہ لعنت کے کتبے لکھوائے اور کندہ کرائے۔ مجالس المومنین مجلس ہشتم صفحہ ۲۹۰ اور اسی طرح ۳۵۲ھ میں سب سے پہلے اسی نے محرم کی دسویں تاریخ شہادت امام حسین علیہ السلام کی یادگار میں مقرر کی اور جبراً لوگوں کو حکم دیا کہ ماتم برپا کریں اور گریہ وزاری کریں سیاہ لباس پہنیں کاروبار ترک کر دیں۔ دوکانیں مقفل کر دی جائیں اور عورتیں سر کے بال کھولکر باہر نکلیں اور ماتم کریں۔ دیکھو تاریخ ابن خلدون عربی جلد ۳ صفحہ ۴۲۵۔ تاریخ الخلفاء در ضمن حالات مطیع عباسی۔ سید امیر علی صاحب کی کتاب سپرٹ آف اسلام انگریزی صفحہ ۴۶۱ و تاریخ اسلام اردو مطبوعہ حمیدیہ پریس لاہور صفحہ ۲۳۲

اس سے صاف ظاہر ہے کہ شیعوں ہیں ائمہ کرام کے زہد و اتقاد عبادت و اخلاق کا اثر برائے نام رہگیا ہے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔ خاکسار **خادم حسین خادم**

تاریخ راعیان

ہمارے ارائیں دوستوں میں سے بعض کو خیال ہوا ہے کہ ہم عرب الاصل ہیں۔ اس لئے یہ رسالہ چھاپا ہے۔ جو چند مختلف علم دوستوں کے مضامین کا مجموعہ ہے مضامین سے معلوم ہوتا ہی کہ ابھی یہی ابتدائی تحقیقات ہی اہمیں موجودہ ذی علم و مقدرت ارائیں معززین کی فہرست بھی درج ہے رعایتی قیمت مع محصول ۱/

ملنے کا پتہ:۔ **حکیم معراج الدین احمد صاحب راعین میگزین امرتسر**